6

تحریک وقفِ جدید لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کرنے اور ان میں ایک نئی زندگی اور بیداری پیدا کرنے کے لیے جاری کی گئی ہے

(فرمودہ 7 مارچ 1958ء بمقام ناصر آباد سندھ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''یہاں ہماری اسٹیٹس کو قائم ہوئے چوبیس پچیس سال گزر چکے ہیں۔ ناصر آباد اسٹیٹ تو 1935ء میں قائم ہوئی تھی لیکن احمد آباد 1933ء سے اور محمود آباد 1934ء سے قائم ہیں۔ اس کے بعد محمد آباد 1937ء میں اور بشیر آباد 1939ء میں قائم ہوئیں۔ مگر باوجود اِس کے کہ ان اسٹیٹوں کو قائم ہوئے ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے اب تک یہاں جماعت کے بڑھنے کی رفتار بہت کم ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان ساری اسٹیٹوں کے احمدی ملا لیے جائیں تو باوجود اِس کے کہ ان میں سے بہت سے مہاجر بھی ہیں پھر بھی ہزار، ڈیڑھ ہزار سے زیادہ احمدی نہیں ہوں گے حالانکہ جس رفتار سے احمدیوں کو بڑھنا چاہیے تھا اگر اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایک احمدی سالانہ ایک ایک آدمی بھی جماعت میں

شامل کرنے کی کوشش کرتا تو اب تک یہاں پچاس ہزار سے زیادہ احمدی ہوتے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس طرف کوئی توجہ نہیں اور ہماری جماعت کے قیام کی جو اَصل غرض ہے اس کی پروا نہیں کی جاتی۔ جس کی وجہ سے ان کی حالت ایک جیسی چلی جاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ یا تو وہ اخلاص کے ساتھ ایک سچائی کو قبول کرے اور یا پھر اسے چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ کو کسی بندے کی احتیاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص مرتد ہو جائے تو ہم اُس کے بدلہ میں ایک نئی قوم لے آئیں گے جو خدا اور اُس کے رسول سے محبت رکھنے والی اور اُس کے دین کے لیے ہر قسم کی قربانیاں کرنے والی ہوگی۔ 1 پس آپ لوگ احمدی بن کر اِس وقت جماعت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا رہے۔ اگر خدانخواستہ مرتد ہو کر الگ ہو جاتے تو اِس کا یہ فائدہ پہنچتا کہ ایک ایک شخص کے بدلہ میں جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے ایک ایک قوم آ جاتی جو بعض دفعہ کئی کئی لاکھ کی بھی ہوتی ہے۔ سندھ میں ہی چانڈیہ، خاص کیلی، گرگیز اور ببر وغیرہ کئی قومیں ہیں اور ہر قوم کے پانچ پانچ، سات سات، آٹھ آٹھ لاکھ افراد ہیں بلکہ چانڈیوں کی تعداد تو اِس سے بھی زیادہ ہے۔ سو آپ لوگوں کو اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیے اور اپنے فرائض کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

میں نے ایسے ہی لوگوں کو دیکھ کر جو اپنے فرائض کی طرف پوری توجہ نہیں کر رہے وقفِ جدید کی تحریک جاری کی ہے جس کے لیے خود میں نے بھی دس ایکڑ زمین کا وعدہ کیا ہے اور ارادہ ہے کہ یہاں بھی ایک مرکز قائم کر دیا جائے۔ لابنی میں جو مرکز کھولا گیا ہے اُس کے ذریعہ اب تک چار آدمی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کر چکے ہیں اور ڈیڑھ سَو آدمی احمدیت میں شامل ہونے کے لیے تیار ہے۔ یہ لوگ ادنیٰ اقوام میں سے ہیں جن کو امریکن لوگ عیسائی بنا رہے ہیں۔ اگر پندرہ سولہ دن کے عرصہ میں ایک مرکز نے ایک سَو چوّن آدمی تیار کر دیئے ہیں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ مہینہ میں تین سَو آدمی شامل ہو جائے گا مگر یہ تعداد بھی کم ہے۔ ہماری سکیم یہ ہے کہ ہر مرکز سال میں پانچ ہزار آدمیوں کو اسلام پر پختہ کرے اور ان کی اصلاح اور تعلیم کے کام کو مکمل کرے۔ اِس وقت تک تین سَو ستّر کے قریب وقف کی درخواستیں آ چکی ہیں۔ اگر تین سَو ستّر جگہ مراکز قائم کر دیئے جائیں اور ہر مرکز کے ذریعہ پانچ ہزار آدمی سالانہ اسلامی تعلیم پر پختگی حاصل کر کے سلسلہ میں شامل ہو تو ایک سال میں اَٹھارہ لاکھ پچاس ہزار آدمی اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس ہو سکتا ہے اور ان کے اندر ایک نئی زندگی اور

بیداری پیدا ہوسکتی ہے۔ اتنے عرصہ میں امید ہے کہ یہ تحریک اَور بھی ترقی کر جائے گی اور کئی نئے مقامات پر بھی مرکز کھل جائیں گے۔

یہ تحریک میں نے جلسہ سالانہ میں کی تھی مگر اُس وقت لوگ اسے پوری طرح سمجھے نہیں۔ اب آہستہ آہستہ لوگ اس کی اہمیت سے واقف ہو رہے ہیں۔ اگر سال ڈیڑھ سال میں تین سَو ستّر کی بجائے آٹھ سو یا ہزار واقفین ہو جائیں اور ہر واقف کے ذریعہ پانچ ہزار آدمی سالانہ اسلامی تعلیم سے آگاہ ہوکر اس پر مضبوطی سے قائم ہونے لگے تو اِس کے معنے یہ ہیں کہ ان کے ذریعہ پچاس لاکھ آدمی خداتعالیٰ کے فضل سے ہر سال اسلامی تعلیم پر پختہ ہوتا چلا جائے گا اور اسلام اور قرآن کی محبت ان کے دلوں میں قائم ہو جائے گی اور دو تین سال میں تو امید ہے کہ یہ تعداد اِنْشَاءَ اللّٰہُ کروڑوں تک پہنچ جائے گی"۔ (الفضل 10 اپریل 1958ء)

1: مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ (المائدة: 55)